بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

اَلحمدُ للہ کہ 'حکمتِ قرآن' کے سابقہ شمارے کی طرح یہ حالیہ شمارہ بھی تیاری و کتابت کے جملہ مراحل سے گزرنے کے بعد بر وقت طباعت کے لئے پریس روانہ کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ۲ یا ۳ اکتوبر تک یہ شمارہ قارئین کے ہاتھ میں ہوگا ـــــ تاہم محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے 'موعودہ' مضمون کو پرچے میں نہ پاکر قارئین کو اس بار پھر مایوسی کا سامنا ہوگا جس کے لئے ہم ایک بار پھر معذرت کے سوا کوئی راہ اپنے لئے نہیں پاتے کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی ہمہ وقت مصروفیات بھی ہمارے سامنے ہیں۔ پچھلے دو ماہ کے دوران بیرونِ لاہور دعوتی و تنظیمی دوروں نے جس شدّت سے انہیں مصروف رکھا اور پھر یہ کہ چونکہ اسی عرصے میں طلبائے تنظیم اسلامی کی تشکیل کا مرحلہ طے پایا جس کے نتیجے میں طلبائے تنظیم اسلامی کا پہلا آل پاکستان کنونشن بھی منعقد ہوا، لہٰذا فرصت کا کوئی وقت میسّر ہی نہ آسکا۔ چنانچہ اسی عدیم الفرصتی کے سبب وہ اس ماہ 'میثاق' کے لئے اپنے سلسلہ وار مضمون "ذاتی و خاندانی حالات و کوائف" کی قسط بھی تحریر نہ کر پائے۔

'حکمتِ قرآن' کا آئندہ شمارہ ان شاء اللہ العزیز علّامہ اقبال مرحوم کے حوالے سے ایک خصوصی نمبر پر مشتمل ہوگا جس میں علاوہ دیگر مضامین کے علّامہ مرحوم کے بارے میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کے وہ مقالات بھی شائع کئے جائیں گے جو انہوں نے اُن دنوں تحریر کئے تھے جب علّامہ ابھی بقیدِ حیات تھے۔ چشتی صاحب مرحوم کا علّامہ اقبال سے جو ربط و تعلق رہا اس کا یہ مظہر تو سب کے سامنے کہ وہ علّامہ کے فارسی کلام کے ایک عظیم شارح تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی تحریر کردہ 'شرح' اقبال مرحوم پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ نومبر ۸۸ء ہی کی اشاعت میں 'اقبال اور قرآن' کے زیرِ عنوان سیّد نذیر نیازی مرحوم

کا ایک اہم مقالہ بھی شائع کیا جائے گا جو قرآن مجید کے ساتھ علامہ کے والہانہ تعلق کے بارے میں ایک دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

قرآن کالج میں داخلوں کا اعلان گذشتہ دو ماہ سے 'حکمتِ قرآن' اور 'میثاق' کے صفحات میں کیا جا رہا ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ تادم تحریر داخلے کے لئے کُل تیس درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انٹرویو کی چھلنی سے گزرنے کے بعد توقع ہے کہ بیس بائیس طلبہ پر مشتمل نئی کلاس اپنے سفر کا آغاز کر دے گی۔ صورتِ حال گو بہت مایوس کُن نہیں ہے لیکن ہماری توقع کے مطابق بھی نہیں! ظاہر بات ہے کہ کم تعداد میں درخواستیں موصول ہونے کی صورت میں انتخاب (SELECTION) کا دائرہ بہت محدود ہو جاتا ہے اور کلاس میں ذہین و باصلاحیت طلبہ کی شمولیت کا امکان کم سے کم ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اراکین و متعلقین انجمن اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے خود اپنے گھروں سے اور اپنے اعزہ و احباب کے حلقے سے ایسے نوجوانوں کو جو ایف اے یا ایف ایس سی کرنے کے بعد بی اے میں داخلے کے خواہشمند ہوں، تلاش کریں اور انہیں قرآن کالج میں داخلے پر آمادہ کریں۔

اگرچہ اس سال کے لئے قرآن کالج میں داخلوں کا باب یکم اکتوبر کو بند ہو جائے گا اور اکتوبر کے پہلے ہفتے ہی میں ان شاءاللہ، تدریس کا آغاز ہو جائے گا لیکن یہ تعلیمی منصوبہ چونکہ ایک آدھ سال کے لئے نہیں ہے بلکہ اسے مستقل بنیادوں پر آگے بڑھانے کا ارادہ ہے، لہٰذا آئندہ سالوں میں داخلے کے لئے ابھی سے منصوبہ بندی کرنی ہو گی اور ابھی سے ایسے طلبہ کو ٹارگٹ بنا کر اُن کی ذہنی تیاری کا سامان کرنا ہو گا جو آئندہ سال یا مستقبل قریب میں ایف اے تک اپنی تعلیم کو مکمل کرنے والے ہوں ـــــ اس لئے کہ قرآن کالج میں داخلہ لینے والے طلبہ کم ہوں یا زیادہ، ذہین اور باصلاحیت ہوں یا اس کے برعکس، اس منصوبے پر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے مالی و افرادی وسائل کا ایک بڑا حصہ لازماً خرچ ہو گا۔ لیکن اس اہم تعلیمی منصوبے کی کامیابی اور اس سے متوقع افادے کے حصول کا بڑا دارومدار ذہین و باصلاحیت طلبہ کی ایک قابلِ ذکر تعداد کی دستیابی ہی پر ہے۔